

8/16

هفت روزہ

خدا مِلّٰتِیْن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ تَرْجُمَانِ حَقِيقَتِ الْأَوْحَانِ
شیرازِ اَہْلِ مَدِیْنَةِ اَلْاَہِ

۲۲ اگست ۱۹۶۲ء

یَا اَرْوَطْبُوْنَ اَنْتَ اَبْنُ خَلِیْمِ الدِّیْنِ ۝ اَلْاَوْ

خدا مالدین الہی

فون نمبر ۷۷۵۴۷۷

جلد ۱۲	صفحہ ۱۲
تاریخ اشاعت ۱۲/۱۱/۱۳۸۵	تاریخ اشاعت ۱۲/۱۱/۱۳۸۵

شرح چندہ

پاکستان و ہندوستان
سلاز
مشہوری
سہاوی
نی پرچہ

سودی عرب، کویت، ایران
افریقہ، اٹلی، کاسک، انجینئر
سلاز

عام ڈاک سے ۱۸۹۸ روپے
برائی ڈاک سے ۵۲۶ روپے

عام ڈاک سے ۲۴ روپے
برائی ڈاک سے ۸۴ روپے

بیرونی ممالک کے لیے

سہ ماہی کے لیے پورچ جاری
نہیں کیا جائے گا۔

حضرت شیخ اعجاز کا وصال

مید العرب دایم شیخ الاسلام
حضرت مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ
کی مغارت کا زخم ابھی ہر تھا قطب
زمانہ شیخ انتفیہ حضرت مولانا احمد
علی قدس سرہ کے صدمہ جدائی سے
قلب اسلام کا قلب پارہ پارہ ہی
تھا اور مجاہدیت مولانا حفظ الرحمن کے
غم میں بنے واسلہ انہیں شب بے
خوابی تھے کہ امت مسلمہ ایک
عظیم حادثہ سے دو چار ہو گئی۔ ۱۲
دیسح الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ اگست
۱۹۶۷ء جماعت ۱۱ بجوہ ۱۵ منٹ پر
سرزمین لاہور میں مختل روحانیات کے
تکلیف کا گندمگ آئینہ آسمان نہدہ تھا
کا آفتاب تابندہ منزل مراد کا مروج
اور خزانہ علم و معرفت کا گہر شرف
چراغ ہے شیخ المثنیٰ قطب ملت
حضرت مولانا شاہ عبدالحق درانی
پوری کے محبوب و دلربا نام سے یاد
کیا جاتا تھا۔ اپنے اللہ کو پیارا ہو گیا۔
اسنا لہو دنا البیدہ داجوہ
آپ ایک عرصہ سے بیمار تھے
آتے تھے۔ بالآخر گردن کا مرنہ پوسیا
جان لیا ثابت ہوا۔ وقت وصال عمر
مبارک اگرچہ ۹۰ برس تھی لیکن چند
فیض جب بھی بندہ ہو جائے۔ ماضی و حاضری
ہے۔ اور آفتاب جب بھی غروب ہو جاتا ہے
برساتیوں کا طغیانی ہوتا ہے۔ انسانی
علم و معرفت کا یہ چندہ مافیٰ جن سے نکل
پر قیامت پورے ساتھ ہو گیا سب
چوتھے سب سے اہم پر ہدایت کا یہ چندہ
شخص جس سے ہزار ہا پروردگار ملت
قضاہ ہوئے موت کی ایک لادول
میں گم ہو گیا۔
ہر آنکھ زاد دنیا جا رہی تھی
زمام دہرے تھی صلیب عاتقان
حضرت اندس اس دور قحط
وہابی میں دینی صدقاتوں کا قیام تھا
قرض تھے۔ آپ کو دیکھ کر اساتذہ کی یاد
کمانہ ہو جاتی۔ دل غروب خدا سے لہر
ہو جاتے اور لہجہ انشراح فقر کی لہر

رگ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر
فیض یاب اور کامیاب نہ ہوئے
ہوں۔ زیارت کے لیے حاضرین و
نارنگی کا یہ عالم کہ غلوئی ٹوٹی پڑتی
ہو حضرت شیخ انصاری رحمۃ اللہ
علیہ کے بعد سوائے آپ کی مجلس
کے اور کہیں دیکھنے میں نہیں آیا
کی مجلس میں جو شخص ایک بار بھی
بجھتا تھا دل کی دنیا بدل ہوتی پانا
دین کا رنگ لے کر جاتا تھا۔ اکثر
بھی بڑا کئی اصحاب کے دین سے
متعلق بیشتر شہادت سوال کرتے
کے بغیر بھی آپ کی صحبت میں کافور
ہو گئے۔
لے لگتے توجواب ہر سوال
خصلت اور تحمل خودیہ تیل دھن
حضرت اندس بہت ہی کم
تھے لیکن جب برتے تو مومن
دستے تھے ایک ایک حرف نیا تھا
وہ تمام اصولوں میں نرا دھرتا جاتا تھا
جس کا یہ عالم تھا کہ حاضر احوال سے
جو مقام تھا اسے اختیار کر لیا
تبع باری سے تعلق ہے۔ اس کی
حقیقتیں ایک ایک کسے قلب و نظر
کے سامنے آئے تھیں۔ وہ یقیناً اس
دور میں اللہ کی آیات میں سے ایک آیت
اسلام کا چھٹا چار فزہ خزانہ عظمت
و اتھار کی عزت و عظمت اور مسنت
بروز کی عمل تصویر تھی۔
آہ ان کے افراد و برکات
اور فیوض و کمالات کے گون گون سے
گوشوں کا تذکرہ کر کے دل کو تڑپنا
بکر کے قندوں سے لاد زار کر کے
اسی قدر کا جا سکتا ہے کہ ماہیت کے
اس تباہ کن اور ایمان شکن دور میں ایسے
بندگان خدا کا اٹھ جانا عذاب الہی
کا پیش خیمہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
وہ ان مردان پاک بازرگ ایک ایک
کے عہد اس لیے اٹھا ہوئے کہ ان
انفس تدبیر کو کھنڈا زمین پر چٹا
بکھر کر اس کے غلبہ کرنا دل پر چٹا
جیا جاتا ہے۔ اب ہمارے لیے ایک سو گئی
بھار کا ریشم کپڑے کی بول پر نام ہو کر
استغفار کر کے روٹھ ہوئے کہ کون ناک
میں مقید نہیں ہو کر کے کالات
خدا ہی بدلتی ہیں۔ ایک جگہ کے
نہرے۔ ملک کا شاہد ہی کی گشت
باقی رہا ہر جہاں کے خوش نصیب

خطبہ یوم الجہد ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء

اَشْهَدُ بِمَا تَقْرَأُونَ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمَ لِيُخْذِلَكُمْ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمَ

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ت اِنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ

(سید محمد علی گنج)
انکسرت سکنا
حافظ حکیم اللہ
صاحب مظلما

لوگوں کو اُن کا حق پورا دیا کرو

نقطہ توجہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے توحید پر زیادہ زور دیا اور فرمایا ہے کہ ایمان کو توحید کے ساتھ خاص کرو۔

۹۱۴ھ میں حضرت نے بڑے بھائی حافظ علیؒ سے ملاؤ کوئٹہ میں دورہ کر کے یہاں تشریف لائے۔ وہ کافی دنوں تبلیغ کر کے جب واپس تشریف لائے۔ تو فرمایا کہ مجھے اس سفر میں ایک بچہ بڑا ہے۔ وہ یہ ہے کہ برسات کے موسم میں بھی ہمارا کاسفرنڈ کرنا چاہیے کیونکہ ہمارا برسات کے موسم میں کرتے ہیں اور لاریاں۔ موٹریں وغیرہ کھڈوں میں گر پڑتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹری شہر سے واپس لاہور آئے کی کوئی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو ایک فوجی جیپ کھڑی نظر آئی۔ اس میں بیٹھ کر شام کو لاہور آ گیا۔

ہمارے لیے یہ انہوں نے نصیحت کی کہ برسات کے موسم میں بھی ہمارا کاسفرنڈ کرنا اسی طرح ہلے لوگوں کے حالات و واقعات پچھلوں کے لیے نصیحت ہوتے ہیں۔ تجارت کرنے والے اپنے رشتہ داروں، دوستوں کو بتاتے ہیں کہ اس طرح تجارت کرنے سے فائدہ ہے۔ اور اس طرح سے نقصان۔

عبرت اور نصیحت نقطہ ان کو حاصل ہوتی ہے جن کے دل میں خوف خدا ہو حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ ہمارے لیے بہت عبرت ہے۔ یہ وہ نبی ہیں جن کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ یاد دلاتے۔ اور حضرت موسیٰ نے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دین سال خدمت کی مدین قوم تاجر تھے۔ ان میں بھی روحانی تباہی تھی۔ جو آج بھی ہم مسلمانوں میں ہیں۔ حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری قوم باپ اور تولی کو نہ گھٹاؤں۔ تم کو آسودہ حال دیکھا ہوں۔ اؤ میں ڈرتا ہوں۔ تم پر ایک جگر لیٹے داسے دن کے عذاب سے۔

مطلب یہ کہ میں عمر کے دن کے سخت عذاب سے ڈرتا ہوں جو تجارت میں ہماری بھری ہوئی داسے کہ ہوگا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

ترجمہ: اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیب کو کہا ہے میری قوم بے بندگی کرو۔ اللہ کی کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوائے اور نہ گھٹاؤ باپ اور تولی کو میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ حال اور ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے ایک جگر لیٹے داسے دن کے اور تم پر دھار کو باپ اور تولی کو انصاف میں اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو ان کی چیزیں۔ اور مدت چھ ماہ میں میں فساد مچ جائے گا۔ وہ ہنسنے لگے۔ اگر ہو تم ایمان داسے۔ اور میں نہیں ہوں تم تمہاری۔ کہا انہوں نے اسے شعیب کیا تیرے تمام پڑھنے لکھنے کو دیکھا کہ ہم چھوڑ دیں جن کو بوجھتے رہے ہمارے باپ دادا پھوڑ دیں کرنا جو کچھ کرتے ہیں لیٹے مالوں میں۔ تو نبی بڑا بڑا رہا ہے۔ ایک مہینہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بلکہ ہر جگہ حالات بیان فرمائیں ہیں۔ اس سورت میں ایک ایک روایت میں ایک ایک نبی کا پورا حال تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابراہیم کی اولاد اور مدین میں تھا شعیب ہی اس کی طرف مبعوث ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ت اِنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیب کو) اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت شعیب اسی قوم اسی نسل اور ان ہی میں سے تھے۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری قوم عبادت کرو فقط اللہ تعالیٰ کی اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کسی دوسرے کے سامنے اپنا سر نہ جھکاؤ۔ مشکلات کے وقت اسی کو پکارو۔ اپنی پر ایک حاجت اسی سے پگھلو۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہی تعلیم تھی جو جوتی ہے۔ یہی کہ اپنی دعوت میں بھی کائنات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ توحید کا ذکر فرماتے کہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کو تشکر کی ہوا سے بھی محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ایمان میں شُرک و کفر کا زرا اچھریں نہ آئے تمام بتائیں محاطات۔ عجلہ جوں اور آخرت کی نہایت کی بنیاد

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ترجمہ: میں کی دور اندیشی سے ڈرتا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے ایک آدمی کو گلاہی میں سفر کر رہا تھا۔ وہ یہ میں ایک آدمی نے ایک آدمی صندوق رکھا اور حضرت علیؓ نے صندوق آدمی کو کہا کہ اس صندوق کا خیال رکھنا میں ابھی آتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فوراً فرمایا کہ تم اس کا خیال نہیں رکھیں گے۔ وہ آدمی صندوق کو وہاں چھوڑ کر دوڑا بھاگ گیا۔ اس کے پیچھے جانے کے بعد اس کے سر میں پڑیں اس کے کچھ لگی کی کہ میری صندوق کس کا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ پتہ نہیں کس کا ہے۔ تو پڑیں نے بیان کیا کہ اس صندوق میں ایک لاش ہے۔ یہ ہے مومن کی دور اندیشی۔ اگر وہ آدمی صندوق کا ذمہ لیتا۔ تو پڑیں اسے گرفتار کر لیتی۔ اور پڑتی کہ بتاؤ وہ آدمی کی ہے۔

اس لیے حضرت شعیبؓ کا یہ خوف اور ڈر رکنا بھلا جسارے کہ مجھے ایک سخت عذاب داسے دن کا خوف ہے۔ اور جب تم آسودہ حال ہو۔ تو ہم بھرا بھری کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

حضرت علامہ مجاہد فرماتے ہیں کہ تم اس وقت آسودہ حال ہو۔ میں خوف کرتا ہوں اس بات کہ۔ تمہاری ہمراہی بھری تمہاری تمام کمائی کو ضائع کر دے گا۔ ہمراہی کا نتیجہ نقصان بنائی ہے۔ ہنسنے والی زیادہ ہمراہی بھری کرے گا مالدار بن گئے۔ نقصان میں مبتلا ہو گا۔ بت دکان میں۔ گھر بڑے اونچے عمارت، دکان تھے۔ وہ سب تباہ ہو کر کوڑی کے کنارے بند بنانے کے کام آئے۔ قرآن مجید میں جو جو سنو آج کل گذشتہ قومن کی بیان کی تھی یہی ہوتی گئیں۔ اگر آئندہ کوئی جرم کرے گا اس کو بھی وہی شرائے گی۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری قوم لوگوں کو چھوڑ کر نہ اور زمین میں نہ دو۔ نہایت میں ہمراہی بھری کرنے سے زمین میں فساد پیدا ہوگا۔ حاشا خواب بڑا ہے۔ ہنسنے والی زیادہ ہمراہی بھری کرے گا۔ اب وہ تاجر دوسروں کو بھی کم تول کر دے گا۔ تاکہ اپنا بلیغ پورا کرے یا ہمارا زیادہ کر دے گا۔ اگر وہ بازار کے عمارت سے زیادہ کر دے۔ تو کوئی دوسرا اس سے خریدے گا نہیں۔ اس لیے وہ لازماً کم کرے گا۔

ایک تاجر نے ایک سے ہمراہی بھری کی۔ تو یہ تاجر ۲۰ آدمیوں سے ہمراہی بھری کرے گا۔ اس طرح معاشرے کا نظام خراب ہو جائے گا۔ لین دین۔ معاملات فقط ہو جائیں گے۔ حرام کمائی کی وجہ سے دل بہاد ہو جائیں گے۔ اور نہ خیالات آنے شروع ہو جائیں گے۔ میں دج ہے۔ کہ آج کل دنیا بھر میں

بوں بالا رہے بخاری کا

اے قلم اے ذریعہ اظہار آج کاغذ پر اپنا سر سے مار
اپنے سینے کو اس طرح کر چاک لفظ ڈالیں خود اپنے سر پر خاک
ذکر احساس کی تب ہی کا نام روشن نہ ہو سیاسی کا
طرز تحسیر نا امید ہوا خون کاغذ کا کیوں سفید ہوا
خاموشی کو پکارتا ہوں میں دل میں خنجر اتارتا ہوں میں
وقت کیا دار پر چڑھا ہے گا بات کو اس قدر بڑھا دے گا
اتک انگوٹھ میں قلم کے رہ جائے آہ بوٹوں پر جسم کدہ جائے
کارواں اس کا لٹ کیسے کیا ستوں اگر کوئی پچھے
کون تھا میر کا رواں میرا کیا نہیں کوئی ناز داں میرا
سب مرے راز دار ہیں اپنی رایتیں ہیں اور اپنے دن
میرے دن شوق وصل سے محروم میری رایتیں شوق سے محروم
میں پاک منہم جہاں ہوں سپیکر رنجے بے زائی ہوں
مجھ کو یاد نہیں سخن کیا ! مجھ کو اب شوق انجن کیا،
شع خاموش ہو گئی جب سے لب جدا ہو سکا نہ پھر لب سے
کوئی پردان جان کی دے گا عشق کو اب زبان کی دے گا
کان ترس گئے اس کمانی کو اوج جس نے دیا جہاں کو
جس نے پیسیری کو اُڑ بختی جہاں نے اخلاص کو فوج بختی
جس کا عنوان تھا کوئی دردیں جس کا ہر سانس تھا سعادت کیش
کون درویش پہچو کی معلوم کیا کھلے تھج پر اے منہم توڑم
اس کی تصویر میں دکھاتا ہوں اس کی باتیں تجھے سناتا ہوں
اس کی تصویر کا سوال نہیں اس میں وہ قال اور حال نہیں
اس کی ہر بات یاد آئے گی، اٹک کیسے، لہو لائے گی
میں کو دعوے تھا غم گساری کا اُڑا تم کو میں بھاری کا
وہ بخاری کا تھا عطف حق کی وہ بھاری کا تھا صراحت کی
جس کی ہاں بھلا سکا نہ کبھی جس کو ہاں دے سکا نہ کبھی
جس کے پہلو میں تھا دل زندہ جس کے دل میں تھا عشق تابندہ
عشق دار و رسن سے بے پردا غور رب دہا بیان کیا
گنتی اونچی تھی جس کی دیوار پھر بھی پیدا تھے صبر کے آثار

دوست آدمی کے بہت تھا خوف دل میں حسرت کا رہتا تھا
بے تراخت مگر زالا تھا وہ جہاں تھا وہاں اجالا تھا
میں نور اس کی پیشانی اس کا پسندہ مدار تابیانی
اُس کے گیسو جلال کی ترتیب اس کی آنکھیں سرور کی تشیب
ہائے وہ آپ تھا نہ وہ گل تھا وہ ہم حسن عفت ہم دل تھا
اب کہاں اس کو ڈھونڈنے جاہیں اب اُسے ہم کہاں سے لے نہیں
سُن وہ آواز کان میں آئی ! دل کی دھڑکن زبان نہائی
ایک سناٹا چھا گیا ہر سُنہ بولا سر چڑھ کے نطق کا جادو
جیسے ہستی فضا میں جھڑپ ہے ذیت مرکز کی ست گھڑپ ہے
دل جھکے عشق کی نفاذ ہوئی حق کی آواز سرسراہٹ ہوئی
چپ ہے کیوں، بول کر دکھائے کوئی لب کھول کر دکھائے اب
وہ حشدا کا کام پڑھتا ہے سبیل کی طرح اُسے پڑھتا ہے
اُس کو روکیں گے کب جس دھاک میں کسے رستے میں کوئی شہر خاک
وہ بھرم کھل گیا جلالت کا بند ہے ہاتھ نصاحت کا
گلگ ہے قصہ ہے یا منطق، چہرہ دونوں کا ایک سا ہے فت
عرش سے لایا کیا اثر آواز اس نے احمس سے کیا آواز
ہے ثنا خاقان دو عالم کی چھٹ گئی ہر طرف گنگ نام کی
اب تسکین کا نہ ہوڑ ہوا دل کو حاصل عجب سرور ہوا
دھل گیا داغ بے قراری کا بول بالا ہے بخت ری کا
ہائے اب وہ صدا نہیں آتی غم سے کیب چھٹ نہ جائے گی بھاتی
اس کی قریب تھی دل کی آبادی وہ سراپا تھا درس آزادی
دل لڑتا تھا اُس سے نامی کا دُور تھا نہ تھت غلامی کا
بھوک اور پیاس کی سزا کیا تھی اس کو معلوم تھا دنیا کی تھی
قید میں بھی رہا سدا آزاد اس کا مزہ تھا تھا ہر اک شراو
کوئی ذرخون جب ہوا دوچار بڑھ گیا اور جب نہ دل کا تھا
تکنت عشق کی کیا تھی، کوئی منزل تھی، اس کو آسان تھی
وہ گراحت و رحمت کا پاس تھا اس کو غفلت حب کا
حق و باطل میں امتیاز نہا وہ فقیر میں ہے نبی نہ دیا
اس کا ثانی کہاں سے لائے گا کیا اسے کوئی بھول جائے گا
شکر میں بردو باش ہے اس کی ذیت کو خود کاوش ہے اس کی

تلاش و جستجو

ایک دوا کا نسخہ لکھا ہے۔ دو ماہ سے لاپتہ ہے
عمر اس سال شکل دیوانہ۔ رنگ کالا۔ والدین غریب،
لیکن مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دینے یا دوا کے
کو پہنچانے والے کو مبلغ پانچ سو روپے انعام دینے
کو تیار ہیں۔
حضرت عبداللہ مرچ، محلہ لہانہ۔ ڈوگرہ بنگلہ ضلع
بہاول نگر۔

تَصْحِيح

خدا م الدین کے گذشتہ سے پیوستہ
شمارہ میں دعوت کا سالانہ چندہ ۸۷۶ کی
جگہ کے ۸۷۶ سالانہ چھپ گیا ہے۔ تاہم بین القریب
فرما لیں۔ سالانہ چندہ ۸۷۶ ہے اور ششماہی کی رقم
مغیر ہفت روزہ دعوت
۴۷۶ کی شامل لائے

حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اہل سنت والجماعت کا بعض عقائد میں سے
 بھی یہ کہ ان کی وسعت کی روشنی میں صلحائے امت نے
 جماعہ کی جگہ پر جمہور ان مسائل میں سے ایک مسئلہ غلط
 علیہ السلام کی حیات کا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام
 عالم برزخ میں جہاں مغربہ زندہ ہیں۔ انہی اعیان
 کے نماز پڑھتے ہیں۔ جو شخص وہاں حاضر ہو کر صلوٰۃ
 کو سلام عرض کرتا ہے۔ اس کو سنتے ہیں اور اس کا
 جواب عینک دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق کے
 لئے ساری طبع التفسیر والعلوم و دیگر حضرت مولانا
 حافظ محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ مدینہ
 نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ میں میں پرانے دلائل سے
 ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اہل برزخ میں
 زندہ ہیں۔ یہ رسالہ چھپ چکا ہے پہلی فرصت میں
 طلبہ کو یہ شاید جلدی نسخہ پڑ جائے۔ قیمت کا نصف
 ۱۰ روپے۔ ۵۰ پیسے۔ ملازمہ حصول ذاک
 شے کا پتہ۔ مولانا اہل طبع خطیب جامع مسجد
 یادگ دونگ لاہور۔

یسٹین کے ٹھیکیدار تھے۔ حضور کا چڑھاب اس کی
 اور مقدس جماعت سے جو رہے کہ انہیں لوگ لہجہ
 جس کی نظر سے زمین پر نہیں ملتی۔ اور عقیدت کی
 کی جا رہی ہے کہ اعمال میں سب سے بہتر حل کی جہاد
 سے بھی برادر کہ اللہ کے ذکر کی فضیلت ہے۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں اعصاب سے اپنی یاد رکھنے کی
 توفیق دے۔ اور ہمارے اذکار کو قبول فرمائے سعادت
 رحمت اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو مسجد پر سکون دیکھ کر
 کو کامیاب ہو گئے۔ کامیابی کا پتہ قبر میں جا کر ہر گز
 معلوم ہو گا کہ آیا نماز قبول ہوئی یا نہیں، اسی طرح یہ
 تمام اعمال کا علم کہ وہ مقبول یا ناگوار الٰہی ہوتے ہیں یا نہیں
 قبر میں جا کر ہو گا۔ پتہ چار اعمال کی تہذیب کے لئے
 میرا اختصاص تقویٰ یاد دل کی صفائی ہے۔ اللہ تعالیٰ
 جہاد خانہ باغ فرمائے۔ ایمان اور یسٹین اور اعصاب کی
 دست برداری سے ذات پات، قوم اور نسب کے کلیو
 سے ہمیں بچائے اور تقویٰ و مہارت کے حراج علیہ
 پندرہ گز کرے کہ پچی نقالی سے تو دیکھ پندہ اور
 پندہ کے اکرام کا باعث ہے۔ (کامیاب)۔

سوانح ہی سوانح

[illegible]

الحزب الحزيفه

بلند پایہ اور نامور ادیب رئیس احمد جعفری کا عالم فہم
میں اور بلحاظ ورہ اردو ترجمہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے فقہی سرمایہ کا مکمل جائزہ
ان کے فقہی اصولوں پر ایک لگاتار تنقید و تبصرہ
ان کے اجتہادات عالیہ کی ضروری تفصیل۔
—————
۱۔ اکی حیات گرامی کا مختصر لیکن جامع اور دلآویز مرقعہ
ترجمہ و ضخامت ۲۷ صفحہ کنڈت طلباعت
یہ کتاب عہدہ اور جوازِ نظر نگین اور دلکش گزرو پڑش
قیمت پندرہ روپے

امام الولد مصطفى | رئيس احمد ح

[illegible]

شيخ العلامة علي بن أبي

صحیح بخاری مکمل

• امام بخاری کی کئی بارہ برس کی تحقیق اور امتحان
محنت کا دوش کاٹ کر۔
• ان کا پچھن تعلیم، عادات و خصائص اور مفصل و جامع
حالات کا خزائن بہا میریہ۔
• احادیث صحیحہ کا انتخاب اور ان کا سہ ماہی تعلیف
علامۃ العصر مولانا غلام رسول فہر کا ترجمہ اور تحریر
و تدوین کے متعلق جامع بحث۔
• کہہ بیشق عالم داریب مولانا سیدنا شب نغزی کا عالم
فہر اور با محاورہ دواں دواں، اردو ترجمہ جس کے کچھ حصے
سے ایسا گمان ہوتا ہے۔ کہ یہ تصنیف دراصل اردو
زبان میں ہی کی گئی ہے۔
• نیا اسلوب نگارش، جدید ترتیب و تدوین، بہر
پارے کا الگ سرورق اور ایک ہی قسم کے الگ
الگ عنوانات۔ یہ سب کچھ یہ ضخیم مجموعہ مولانا
ہوش علی ہے۔ بڑا سائنسی اور کاغذ کا کلمہ بہی حلوہ
طبعیت و کماہمت دیدہ زیب ہے۔ یہ الگ الگ
فی جلد ۸ روپے مکمل سیدٹ ۸ روپے۔

روڈ کٹر محیٰ نزل کاغذ فیض آباد

مولانا عبد اللہ سندھی



ادب
ان کے افکار و نظریات

شیخ محمد صاحب
لی لے
لیچناری

ہم نے یہ حق کی باتوں نے شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۸۰۳ - ۱۸۷۲) کو اپنے مذہبی افکار (امام ان) اور ان کی سیاست - اقتصادیات - معاشیات - معاشریات - افکار لفظی خصوصاً فلسفہ اسلام اور نصف تاریخ کو تقریباً اسی قدر تسلیم کر لیا اور ساری عمر انہی کے فلسفے کے مطالعے اور تشریح و اشاعت میں صرف کر دی۔ اس فلسفے کے مطابق مولانا سندھی سیاست میں انفرادیت اور جماعتیت کے امتزاج کے قائل تھے۔ اور ایک بلند درجے کی جمہوریت کے علاوہ تھے۔

اقتصادیات و معاشیات میں معاشی عدل کے قائل تھے۔ جس کا وسیع ترین تصور امام ولی اللہ نے دیا ہے۔

اخلاقیات میں وہ امام صاحب کے نظریہ عدالت کے قائل تھے جس کے تحت تمام انسان ان کے ذہنی تقاضوں کے منظر قرار پاتے ہیں۔ فلسفہ عالمہ میں وحدۃ الوجود کے قائل تھے۔ جس کی تشریح ایسی کرتے تھے جو صحیح معنوں میں سائنٹفک ہے۔ اور اسلام کے بلند ترین فیالات کی تشریح کرتے ہیں۔

وہ تاریخ انسانیت کی تمام اہم فیالات کو صحیح تسلیم کرتے ہیں جو امام ولی اللہ کی ہے۔ اور قرآن مجید کی تفسیحات کے عین مطابق ہے۔ اس سلسلے میں ان کا کمال دلائل نظر آتا ہے جہاں وہ تاریخ اسلام اور تاریخ ہند کی ترجمانی کرتے ہیں۔

مولانا سندھی اور انقلاب امام ولی اللہ دہلوی کی پروری میں تمام اسلامی تعلیمات کی بنیاد انقلاب کو سمجھتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ نہ صرف دنیا کے اور مذہبوں کی تاریخ سے نمایاں طور پر الگ نظر آتی ہے۔ بلکہ وہی عالم میں اسلامی تعلیمات نہایت بلند سطح پر دکھائی دیتی ہیں جو مغربی سرمایہ داری اور روسی اشتراکیت سے کہیں اونچی ہے۔ اسلام اور قرآن حکیم کا یہی وہ تفسیر ہے جو ان دونوں کو انسان کے لئے بہترین دنیا تک کیلئے رہنمائی کا مصدر بنا دیتی ہے۔ ان کا تصور بھی انقلابی ہے اور جہاد کا تصور بھی انقلابی ہے وہ ساری عمر ایک انقلابی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ جہاں تک کہ ان کے افکار پر کبھی محمود طاری نہیں ہوا۔ اور وہ حق کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔

مولانا عبد اللہ سندھی ترقی کی نئی راہیں مولانا عبد اللہ سندھی کے مسلمانوں میں بہت بزرگ ہیں۔ جنہوں نے ہند کے مسلمانوں کے ترقی کی راہیں کھولیں اور

سب یورپ کے زیر اثر ہیں۔ مسلم ملک کو یورپ کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے ہر ملک میں جدوجہد کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک ملک قومی حکومت اور قومی امامیت کا تصور قبول کرے۔ اور براعظم ہند برطانوی قبضے سے آزاد ہو۔ اس کے لئے بھی ضرورت محسوس ہوگی۔ کہ ہند کو ایک بڑے مملکت مان کر اور ایک زندہ اکائی تسلیم کر کے جدوجہد کی جائے۔ چنانچہ مولانا عبد اللہ سندھی نے قومی امامیت کا تصور قبول کر لیا۔ لیکن وہ اس تصور کو "مسلمان" بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ یعنی ان کا فرضیت کا تصور یہ بن گیا۔ کہ ہر ایک اسلامی ملک کی مالک ایک قوم ہے۔ جس کا وجود اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ کابل کے قیام کے دوران ایک سیاست دان نے آپ سے پوچھا کہ ایک مسلمان چلے جائے پسند دستانی؟ تو آپ نے جوابی سوال پوچھا کہ تم اپنے باپ کے بیٹے بنے ہو یا ان کے، ظاہر ہے کہ اس تیز کا کوئی نتیجائی وجود نہیں ہے۔ اس طرح میں ایک ہی وقت میں اسلام کا فرزند بھی ہوں اور ہند کا بھی۔ میں ہند پر اس لئے قبضہ کر جاتا ہوں کہ اس میں دین اسلام کو نافذ کروں جو کال ترین اور بلند ترین انسانیت کا تعین ہے۔ سیاست دان شکر اس کا جواب نہ دے سکا۔ مگر یوں مولانا عبد اللہ سندھی ایک طرح کی اسلامی قسمت کے قائل ہو گئے۔ حالانکہ یورپ کا تصور قومیت اس سے کچھ الگ قسم کا ہے۔

بین الاقوامی فیڈریشن مولانا شیخ عبد اللہ کے تحت مولانا عبد اللہ سندھی کو اسلام کا میں قدر مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس نے عام اسلام سے قدرے مختلف رنگ اختیار کیا۔ ان کے مطالعہ اسلام پر قرن اول (عہد نبوی) کے اسلام کا رنگ غالب تھا۔ چنانچہ انہوں نے سیاست پر ایک بین الاقوامی اسلامی سیاست کا تصور قائم کر لیا جو اپنی ابتدا فیصلہ و صورت میں بین الاقوامی فیڈریشن ہوگی اور جس کا مرکز کہ کمرہ میں ہو گا یا مدینہ منورہ میں۔

امام ولی اللہ دہلوی مولانا عبد اللہ سندھی کے اسلامی مطالعہ کی

مولانا عبد اللہ سندھی رحمت اللہ علیہ فلسفہ میں مابعدیات کے ایک کھنڈر کے پیدا ہوئے۔ فلسفہ میں انہماک اسلام کی مختلف عربی مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس لوٹنے سے انہیں کی۔ وہیں شیخ عبد اللہ مولانا محمد الحسن کی توجہ میں آ گئے۔ اور ان کے سیاسی مسلک سے متاثر ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہمارے اہل کلمیات کبھی نہ کسی قسم کی جماعتیت کے قائل تھے۔ مولانا شیخ عبد اللہ ترکی طائفہ کو بین الاقوامیت کا مرکز مانتے تھے۔ اسی زمانے میں یورپ کی مختلف اقوام دنیا کو مختلف سیاسی مملکتوں میں تقسیم کر کے اپنے تقریب میں لاپرواہ تھیں۔ ان میں سے سب سے وسیع مملکت دولت عثمانیہ کا تھا۔ جس کی حکومت دنیا کے بہت بڑے خطے پر تھی۔ اس کی طاقت کا سب سے بڑا مرکز برطانیہ ہند تھا۔ دوسرے درجے پر فرانس تھا۔ جس کے قبضے میں افریقہ کا بہت بڑا رقبہ تھا۔ پرتگیزی افریقہ کے اچھے خاصے حصے پر قابض تھے۔ جرمن کی طاقت بھر رہی تھی۔ لیکن اسے پھیلنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ اور ایشیا میں جاپان ایشیائی اقوام کا لیڈر بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔

یورپ کے سیاسی فکر میں قومیت کا تصور ایک خاص مقام حاصل کر چکا تھا۔ چنانچہ یورپ میں قومی حکومت کا وجود تسلیم کیا جا چکا تھا اس کا اثر دنیا کے اور علاقوں پر بھی پڑ رہا تھا۔ مسلمانوں میں ابھی اس کا اثر بہت دھماکا تھا۔ جب مولانا عبد اللہ سندھی کے سیاسی افکار نے یورپ حاصل کیا۔ وہ اپنے محرم استاد کے فیالات سے متاثر ہو کر اسلامیت کے قائل ہو چکے تھے۔ اسی پر کلام کے تحت وہ کابلی میں کام کرنے کے لئے پاکستان گئے لیکن وہاں جا کر بیرونی دنیا کے مطالعہ کرنے سے ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہیں اپنے افکار میں تبدیلی کرنی پڑی۔

مولانا سندھی کی تجدید مولانا عبد اللہ سندھی نے کابلی جا کر جب بین الاقوامی سیاست کا مطالعہ کیا تو انہیں یقین ہو گیا کہ بین الاقوامیت کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک اسلامی ممالک پر یورپی طاقتوں کا قبضہ ہے اور اسلامی ممالک کو ان کے سربراہوں بدستار ہوں۔ کے ذریعہ سے ایک وحدت ہی بیج کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ سب کے

ایک مبینہ پروگرام ان کے سامنے پیش کیا
انہوں نے اسلام کی سرہندی کے لئے ہند کی
آزادی کو اپنا مسلح نظر بنایا اور مسلمانوں کو
میاں اپنی ہستی قائم کرنے کی تحقیر کی۔ تاریخ
ہند کا یہ عجیب خطرہ ہے کہ جو قریب باہر سے
آئیں وہ میاں کی ہندو معاشرت میں ضم ہوتی
گئیں۔ یونانی، تبتی، منگول غرض سب کی سب یہیں
کی معاشرت اور اس کے ساتھ یہاں کا مذہب
بھی قبول کر لیا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے بعد
مسلمانوں کے سیاسی زوال نے یہ اندیشہ پیدا
کر دیا تھا کہ خدا خواست مسلمان بھی کسی رشتہ
پر نہ چل پڑیں۔ چونکہ میاں کی بیشتر آبادی
نچوڑ ہندو اقوام ہیں سے اسلام لانے والوں
پر مشتمل تھی۔ اس لئے یہ اندیشہ بے غار نہ
تھا۔ مولانا کے زمانے تک مسلمان سیاست دانوں
کا یہ تصور کہ بیرونی مسلمان طاقتوں کو مضبوط
کر کے انہیں مرکز اسلام بنایا جائے۔ ایک
قاتل عمل اور خلاف تاریخ فعل ثابت ہو چکا
تھا۔ اس کا انجام سامنے آ رہا ہے اور کچھ
نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مولانا شیخ الاسلامؒ نے
پروگرام تک اس تصور پر عمل ہوتا رہا۔ لیکن
اس سے پہلے کہ اس پروگرام کے غلط نتائج
کل کر ہند کے مسلمانوں میں جو کسی ایک ملک
میں ایک جاننے والی سب سے بڑی تعداد تھی
ایسی میں مبتہ ہوتی مولانا عبد اللہ سندھی نے
ایک سیاسی اور اقتصادی پروگرام انہیں دیا۔
جس نے انہیں اپنے لئے جوہر کرنے کا
راستہ کھول دیا۔ یہ پروگرام مولانا
۱۹۷۲ء میں استنبول سے شائع کیا جو اگرچہ
کئی ہی شخص میں ہند میں اکہ طاقتوں حکومت
سے متوجہ قرار دے گئے۔ لیکن اس کی مدت
آخر کی نہ کسی طرح یہاں پہنچیں اور انہوں
نے انہیں مطالبہ پاکستان کی قوت اقتدار
کی۔ دور جدید کی تاریخ میں ہمارے علم میں
مولانا سندھی کے ماسوا کوئی سیاستدان اور فکرمند
نہیں ہے۔ جس نے پوری دقت کے ساتھ یہ
پروگرام پیش کیا ہو۔ اس پروگرام میں برہمن
ہند کو مجموعہ اقوام مان کر ایک ہندی فیڈریشن
کا تصور پیش کیا گیا تھا۔ جس میں مشرق اور مغرب
میں اسلام یا راسخوں کا وجود قائم ہوتا۔ اس
کے بعد انہی کے مالک کی برادری اُن
کنفیڈریشن کا تصور دیا ہے۔ مولانا کی برادری
یہ بھی جتنی کہ آگے چل کر لادینی بین الاقوامی تھاج
— قرآن و منہجین — کے مقابلے میں تمام پابند
مذہب ملتوں کا ایک مذہبی انٹر نیشنل اجتماع پیدا
کیا جائے۔ مگر مولانا سندھی نے انفرادی
نہ قومی، قومی اور بین الاقوامی اجتماعات سے لے

کر عالم گیر اجتماع تک کا تصور بھی دیا۔ جو
قرآن مجید کی تعلیم کا عملی نتیجہ ہے۔

سیاست عالم میں نیا تجربہ

آخری ایام میں برہمن ہند کے نقشہ پر اسلامی
حکمت کا تصور ان کے خواب کی تعبیر تھی۔
مولانا نے اس سلسلے میں یہ اصول وضع کیے
تھا کہ ہند کے جس خطے میں جس مذہب کے
لوگوں کی اکثریت ہوگی۔ اس خطے میں ان کی
آواز فیصلہ کن ہوگی۔ یہ دور حاضر کی سیاست
کا مسلہ اصول ہے۔ اس کی بنا پر پاکستان
دس کے مذہبی نظریے کی بنا پر وجود میں آیا
ہے اور یہ دور حاضر کی تاریخ میں ایک
نیا تجربہ ہے۔ خدا کرے کہ یہ کامیاب ہو
وہ اس کی کامیابی کی ذمہ داری ہم پر عائد
ہوتی ہے، لیکن بدقسمتی سے موجود عرب
حاکم جو عالم گیر سیاسی اصولوں کی ترجمانی
کا پوری اہمیت نہیں رکھتے۔ نظری اصولوں
پر قائم ہونے والی حکومت کے قائل نہیں
ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں ابھی تک تاریخ
عمر موجود ہے۔ اور وہ اپنے وجود کو
قائم نہیں کر سکے۔ جب کہ ہند کے مسلمان
مولانا عبد اللہ سندھی اور ان کے چہ نوا
ڈاکٹر اقبالؒ کی سیاسی ترجمانی کے اصول
کو تسلیم کر کے ہند میں اپنا وجود منوانا
چاہتے ہیں۔ یہ برہمن ہند کے مسلمانوں کے لئے
ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ جس کے نتائج
فائدہ اٹھانا ان کا کام ہے۔

یورپ کی شکست

میاں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے
کہ مولانا عبد اللہ سندھی کے
انکار کے مطابق اسلام کا عالمگیر غلبہ یورپ کی ٹکڑی
اور سیاسی شکست کے بغیر ممکن ہے۔ اہم یہ بات
بڑے دھیان سے یہ بیان کر رہے ہیں۔ ان دنوں بائبل
کے تے سورہ عبید اللہؒ کے مان چند ترکیبیں ہیں جن
کے استعمال سے یہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں
حلقہ یورپ کے ٹکڑی غلبے کے ٹوٹنے کے لئے
ہمارے سائنسدانوں کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ جو
تہذیب و ثقافت شمالی صوبہ خطوں میں پیدا
ہوتی ہے۔ وہ تاپائیدار ہوتی ہے۔ برطانیہ کے
دور رسارہ غلبے کے بعد خود ہمارے انھوں کے
سامنے اس کی شکست اس کا بہترین تاریخی ثبوت
ہے۔ اب یہ ہمارے پاکستانی سوشل سائنسدانوں
کا کام ہے کہ تاریخ کے عالم کے لئے مطالعے
سے اس اصول کو ایک مسلہ۔ علم اصول کی
شکل میں دنیا کے سامنے لائیں اور اس طرح
مغربی تہذیب کی بنیادیں اکھاڑ دیں۔

برطانیہ کی شکست

یورپ کے سیاسی غلبے کی
شکست کی صورت میں
سامنے آ چکی ہے۔ برہمن ہند میں برطانیہ کی
شکست تمام دنیا میں اس کی شکست کا پیش نیم
ثابت ہو چکا ہے۔ اب سنگاپور اور جبرائیل جیسے
چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی برطانوی حکومت کا
جوا ہمارے چھینک چکے ہیں۔ اس طرح برطانیہ
کی عالمگیر شکست یورپ کی تمام اقوام کی شکست
کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ انگریز
دولت میں فرانس کی پسپائی اور ہند میں
گریجویٹوں کی پسپائی، ڈاکٹر۔ دین، دلو کے مشائخہ
یورپ کی دوسری اقوام کی پسپائی کی شکل میں ظاہر
ہو رہی ہے۔ اگر ہم مغربی اقوام کے ساتھ
ذرا ہمت اور بڑبڑادی سے سلوک کریں تو
یورپ کی شکست یقینی ہے۔ ہاں کے بعد
ہی اسلام کا غلبہ حقیقی شکل اختیار کر
سکتا ہے۔

فلسفہ دینی کی ضرورت

اسلام کے عالمگیر
غلبے کے لئے سورہ
عبید اللہ سندھی کا دوسرا مثبت اصول یہ
ہے کہ اسلام کی نئی ترجمانی امام دلی اللہ دہوی
کے فلسفے کے مطابق کی جائے۔ جس کی بنیاد
خیر القرون کی تعلیمات اور اعلیٰ پر رکھی گئی ہے
یعنی اسلامی سیاست۔ اقتصادیات و معاشیات
اخلاقیات اور باجہ الدینی حقائق کا بیان
اس طرح کی جائے۔ جس طرح امام دلی اللہ
دہوی نے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور
خیر القرون کے تعادل کی روشنی میں تبصرہ
کیا ہے۔ اگر پاکستان کے مسلمان مفکرین اُن
اصول کو اپنائیں تو وہ دیکھیں گے کہ پاکستان
کا آئین دنیا کا بہترین آئین ہوگا۔ اور یہ
ملک دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک
ہوگا۔ ہم یہاں صرف ایک مثال دے کر
اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔

ایک مثال

امام دلی اللہ دہوی اپنی "فیض الرحمن"
میں فرماتے ہیں کہ "ہمارے نزدیک
زمانہ و مکان اور مادہ بقول ایک حقیقت
کے مختلف مظاہر ہیں" اب سے دو سو سال
پہلے اس عظیم الشان وعدے کا بیان مسلمان مفکرین
کے لئے ایک بہت بڑی نعمت تھی۔ لیکن ان کی
فطرت نے انہیں اس عظمت سے محروم کر دیا
جو اس بیان پر رہی کر کے مغرب کے مفکر اعظم
ڈاکٹر آئن سٹائن نے اپنے نظریہ اضافیت
عوی سے حاصل کی۔ اب بھی اس نظریہ کا ایک
پہلو ایسا باقی ہے۔ جس پر مزید خود کر کے
مسلمان سائنسدان دنیائے علم و فضل میں لیڈر
منصب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ امام

آفتابِ نبوت

صلی اللہ علیہ وسلم

جامع شمولیت و طہائیت حضرت مولانا
فیض احمد صاحب پسروری مدظلہ
خلیفہ اعلیٰ حضرت
شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

فرعون کو اس دریا میں اللہ تعالیٰ غرق کر کے ملک
مصر پر حکمران بنایا۔

بنی اسرائیل کا کھانا نعمتِ ربیٰ اور ان کی نجات کا وسیلہ بن گیا۔

اور اس کی سزا

اللہ تعالیٰ کی ہیشمار نعمتوں کو اس قوم پر نزول
پڑا۔ لیکن اس قوم نے ان نعمتوں کا کھانا ادا نہ
کیا۔ بلکہ پیٹوں کو گایاں دینے اور ستانے میں
مشغول ہو گئے۔ بعض پیٹوں کو قتل اور بعض کو
کرہا وطن کروا دیا۔ اور انہوں کو کھانا کا سامان
لٹا دیوں کے بعض حکم پر تکیے اور بعض کا انکار
کیا۔ اور الہامی کتابوں کو تبدیل کرنے میں کمر
چسٹا پڑھا۔ لیکن انہیں کبھی کبھار یہ نصرت
کے ذوق اور بھانسنے کی حالت میں ان کی نصیب
پڑا۔ اور مسلسل نعمت ان سے بڑھا ہو گیا۔

بنی اسرائیل سے نبوت کا پہلا ہوتا

حضرت موسیٰ کی شہادت و دوبارہ تعالیٰ نبوت پر بنی اسرائیل

پہلے پیشین گوئی

اس نے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی
بادشاہت تم سے ملے گی۔ جسے میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کی
قوم کو جو اس سے پہلے لائے۔ وہ دی جائے
گی۔ اور اس سے پہلے کہ اس کے گوشے گوشے
پر چھوڑ دیں گے۔ مگر اس پر وہ کہے گا اسے میں
ڈالے گا۔

انجیل میں باب ۱۱ آیت ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶ میں انجیل
باب ۲۰ آیت ۱۰۔ ۱۸ ان آیتوں میں حضرت
عیسیٰ نے فرمایا کہ اسے قوم بنی اسرائیل تم سے خدا
کی بادشاہت یعنی نبوت چھین لی جائے گی۔
اور دنیا کے اندر جو قوم لائق اور کارکن ہوگی
اس کے سپرد کی جائے گی۔ اس قوم کی دو
علامتیں حضرت عیسیٰ نے بیان فرمائیں۔
علامت اول جو اس سے پہلے ہو گئے گا۔ اس کے گوشے
معرضہ جو جاویں گے۔ یہ نشان حضرت محمد مصطفیٰ
علیہ السلام اور اس کے درباریوں کو لفظ غلط
صادق آتی ہے۔ چنانچہ جنگ اُحد اور جنگ
خندق وغیرہ میں محمدیوں پر جب کفاروں کی زیادہ
اور سامان جنگ کا کافی تھا۔ لیکن پھر محمدیوں
کی منشی بھر جماعت نے انہیں ہر موقع پر
ہر میدان میں شکست فاش دے کر نشانہ
کامیابی حاصل کی۔ دیکھو تاریخ اسلام۔

دوسری علامت

مگر جس پر درگاہ گاہے چھین ڈالے گا۔
یہ نشان میں نبیوں پر صادق آتی ہے۔ دیکھو

اسے اللہ تعالیٰ تو ادا اور لا شریک ہے۔ ہم تیرے
عاجز بندے ہیں۔ ہم تیرے دربار میں اس نبی کو بغیر
رسید پیش کرنے ہیں۔ جس کی نشانیں اور شرف
آدھی کی خبریں قرأت، انجیل و تفسیر میں درج ہیں
اس مقدس نبی کی برکت سے ہمیں دشمنوں پر کامیابی
عطا فرما۔ قرآن مجید پارہ اول آیت شریف و کائنات
ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسی طرحت اشارہ ہے۔

آفتابِ نبوت کا طلوع

ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دسمر ودفتر کے دن ۱۰ رجب الاول ۱۲ اپریل ۱۲۵۰
مطابق ۲۵ دیکھ مسلمانوں کو مکہ معظمہ میں بعد از نیم
صادق قبل طلوع آفتاب عیدہ افروز ہوئے۔

مہارک باد دنیا میں کہ خیر المرسلین آیا
کوسں سے بڑھ کے پیغمبر نہیں آیا ہوا

نورِ نبوت کی کرنیں اور شعاعیں

آفتابِ نبوت کی شعاعوں نے فقط کفار کو
کے سینہ کو شرم کی گلت سے صاف کیا۔ بلکہ
اہل کتاب کے سینوں کو بھی نورِ توحید سے
روشن کیا۔

باب اول

نوٹ: حضرت ابراہیم کی اولاد کو دو شاخیں
ایک کو جو حضرت یعقوب کی نسل سے ہے بنی
اسرائیل کہتے ہیں۔ دوسری جو حضرت اسماعیل کی
نسل سے ہے بنی اسماعیل کہتے ہیں،

حضرت موسیٰ سے لے کر حضرت عیسیٰ ابن مریم
تحتی بنی تھے نبی تشریف لائے وہ بنی اسرائیل کے زمانہ
تھے۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت
تھی۔ اللہ تعالیٰ کی ہیشمار نعمتیں اور بدترین حالت
و قتل میں حسب ضرورت اس قوم پر اترتی
رہیں۔ اور اپنے زمانے میں جمیع اقوام عالم سے
ایک ممتاز قوم خیال کی جاتی تھی۔ چنانچہ نبوت
شریف، یاسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
میں ان کی رفعت شان کی طرف اشارہ ہے

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول

ان کے لئے آسمان سے طعام اترنا چکی میں
ان پر بادلوں نے سایہ کیا۔ ان کے لئے درخت
جہاں اور انہوں نے اس کو جوڑ لیا ان کے دشمن

لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ الْغَالِطِينَ وَالصَّالِحِينَ اسلما علی الصلحین
وخاصیت التبیان بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے
و علی آلہ و علی اصحابہ و علی اصحابہ و علی اصحابہ
یہ ایک مختصر مضمون ہے جس کے اندر
ہائے اسلام حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت کو عیسائیوں
کی معتبر کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور عبارت
یعنی: عیساٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔ لہذا غیر مسلم
صحابہ کی خدمت میں بابِ انساب سے کہہ
تعبص کو بالاسے طاق رکھتے ہوئے بجز انصاف
خود فرما دیں اور یہی کئی اور بات کی خاطر مذہب اسلام میں
قدم بڑھ رہے ہیں ایک مرتد پر یہ لکھا گیا ہے کہ یہ ایک
باب میں مضمون ختم ہے مقدمہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری
کے متعلق پہلے پیغمبروں نے جو پیش گوئیاں فرمائی
تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تشریف
آوری کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا تھا اس مضمون
میں بیان کیا جاوے گا۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا بیت المقدس و یرو
ہے۔ ہجرت کر کے آپ کی ولادت باسعادت کے
پہلے مدینہ شریف میں پہنچا۔

ان بشارتوں اور پیشین گوئیوں میں آئے
والے نبی کا مسکن جو یروہ صوب بیان کیا گیا تھا
اور صوب میں مکہ اور مدینہ جو مکہ بڑے شہر
تھے۔ اس واسطے ان دونوں قوموں نے اپنے
پیارے وطن کو چھوڑ کر مکہ مدینہ میں رہنا
پسند کیا۔

نوٹ: یہودیوں اور عیسائیوں کو اہل کتاب
بھی کہتے ہیں۔

کفار کا اہل کتاب کو سنا۔ اور اہل کتاب
کا حضرت کو رسد بنا کر نجات پانا۔

جب اہل کتاب نے مدینہ میں بادشاہت اختیار
کی اور یہ خدا تعالیٰ کو وعدہ لا شریک کہتے
تھے۔ اس نے شرمگاہ اہل باطل لوگ انہیں نشانہ
تھے۔ اور کئی دفعہ قریش کی ذلت و ذلالت
پہنچائی۔ ایک دفعہ دونوں قوموں کی آپس میں
ذہر دست لڑائی ہوئی اور اہل کتاب کا شکست
کا وقت قریب معلوم ہوئے تھے۔ اس وقت اہل
کتاب نے دربارِ باطن میں ہانپتے ہوئے انکار
کے ساتھ دعا مانگی۔

اہل کتاب کی دعا یا تو سلا علیہ

استفتاء

سوال :-

۱۔ مشت سے کم ڈاڑھی کڑنا کیا ہے اور ایسے شخص کی امامت کے متعلق فقہا راجح کیا ارشاد فرماتے ہیں۔
۲۔ مسک حلق سے اوپر اور ٹھوڑی سے نیچے ڈاڑھی کے بال منڈوانا امام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کیا ہے۔

۳۔ مسافر مقتدی متیم امام کے پیچھے اقتدائیکے کرے۔ (یعنی نماز کی تعداد رکعات کی نیت کیسے کرے۔ اور متیم مقتدی مسافر امام کی اقتدار میں اپنی آخری دور رکعت کو کیسے پورا کرے۔

۴۔ حلقہ ناخن پاشن جو عام استعمال کی حاق ہے۔ خواہن کثرت سے اور مرد شوقہ استعمال ہیں۔ شرعاً کیا ہے۔ اور ناخون پر پاشن کی موجودگی میں وضو ہو جانا ہے یا نہیں۔ کیا یقین فراموش وضو کے پاشن ہوگا۔ یا خفیت نقص ہے وضو اور نماز کے منافی نہیں۔

۵۔ بندوق یا کسی نوع کا باریک دوپٹے جن سے عورت کے سر کے بال نظر آ رہے ہوں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسے دوپٹے میں نماز جائز ہو جائے گا۔

حجرات :-

۱۔ ڈاڑھی کا رکھنا بحکم اعضا والین دین ارضیا ہلہ نماز واجب ہے اور نفع القدر اور در افتراق باب الصوم کے آخر میں ہے ایک منشی کو کسی نے جائز نہیں کہا۔ (دیکھو احد یہ گویا اجماع ہے۔ لہذا ای شخص ناسی ہے اور فاسق کی امامت پہنچے بیان ہوئیں ہے۔
۲۔ غلط۔ بظاہر حق سے اوپر ٹھوڑی تک ڈاڑھی رکھنا ہے۔ کیونکہ غیر اصل میں جڑ سے لکھا جاتا ہے جو چلانے سے ہٹا ہے اس پر جو بال ہیں وہ لیلہ (ڈاڑھی) کہلاتے ہیں۔ اسی لیے اس کے چوڑے سے اوپر سر کی حد ہے اور ناک کے برابر اس سے خارج ہے۔ خطہ خدنا جائز ہے۔ بالوں سے یہ درمیان کا حصہ ہٹا ہے۔ اس لیے یہ سب

چھڑ آپ دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب کس قدر خفا کہ ماری قوم کو غرضی کر کے رکھ دیا۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب محال کائنات کی توفیق دے۔ اور کثرت سے عبادت اور نیک بندوں کے ساتھ بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے۔ ہیرا پھری۔ مپ تول میں کی کی روحانی بیاریوں کو دور کرے۔ (امین)

نجات میں ہیرا پھری کے باعث لوگ دینی سے دور ہیں۔ عورت خدا نہیں۔ پرستانیاں برہمنی جادری ہیں۔ دونوں کا باطل عقیدہ نہیں۔

حرام کمان سے ملک میں خاد۔ چوری۔ زنا۔ غلط کام کرنے کے خیالات آتے ہیں۔ اگر حرام کمان زیادہ ہو۔ تو وہ بکلیں۔ سنیان۔ اور دوسرے شیطان کا مومن میں غریخ ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو فرما رہے ہیں کہ میری قوم مپ تول کی کی کرے زمین میں فسادات برپا کر دے۔ وجہ کمان کی وجہ سے ملک میں چوری۔ زنا۔ بیاہ کاری زیادہ ہو جائے گی۔ تو بدامنی پیدا ہو جائے۔

آگے حضرت شعیب فرماتے ہیں کہ حلال طریقت سے جو تم کو ملے۔ وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو۔ میرا کام تو کورن سمجھنا مقتدر ہے۔ نفع نقصان۔ بھلائی اور برائی میں تیز کرنا میرا فرض ہے۔ تم پر میں نگاہن یا ملاحظہ ناکر نہیں بھیجا گیا۔ اگر تم حلال طریقے سے کام کرے۔ تو اللہ تعالیٰ برکت دیں گے۔ اور ایمان تلک نصیب ہوگا جتنا تاملہ فاسد ختم ہو جائیگا۔ ملک میں چین ہوگا جتنا شادولی اللہ محدث دہری کے بڑے صاحبزادے

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت اولاد نازناں کیوں ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ماں باپ کی کمانی ہوتی ہے۔

حلال کمان سے دنیا میں بھی نفع ہوتا ہے۔ اور آخرت میں بھی نفع۔ اور اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔ حضرت شعیب کے اس دو غلط وضعیت کے بعد قوم کا جواب سننے

فرم گئی ہے۔ کہ شعیب کہ تمہاری نماز تم کو یہ ملکا ہے۔ کہ ہم دو کام چھوڑ دیں۔ جو ہمارے باپ داد کرے۔ ہم ان دونوں کی پرستش چھوڑ دیں۔ جن کی ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ اور ہم یہ ہیرا پھری کرنی چھوڑ دیں۔ تم تو بڑے نیک ہیں اور شریف آدمی ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت شعیب کثرت سے نماز پڑھنا کرتے تھے۔ آج کل بھی ہمارا حضرت شعیب کی قوم جیسا حال ہے۔ ایک شخص سے میں نے کہا کہ

سوئی کا دود بار نہ کر دو۔ وہ کہنے لگا کہ مولوی صاحب کو پھر کاروبار کیسے کریں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سوا دینے والے سے جنگ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت متیم ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے غصہ سے ڈرو اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو ٹھنڈا نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ فرعون کے متفق فرماتے ہیں کہ فرعون اور اس کی قوم نے ہم کو غصہ دلایا۔ تو

ڈاڑھی معلوم ہوتی ہے توضیح کہیں اب تک دیکھی نہیں اس لیے اس کو نہ کاٹنا چاہئے کم سے کم شبہ تو ضرور ہے اور خود خلق کے بال کاٹنا بھی فقہانے ممنوع و مکروہ قرار دیا ہے۔ اگر یہ ڈاڑھی زخرازیوں تو خلق کے بال قرار پا کر بھی ان کا کاٹنا مکروہ و منع ہوگا

۳۔ متیم امام کی نیت سے مسافر پر بھی اسی قدر نماز فرض ہو جائے گی جس قدر امام پر ہے اس لیے چار رکعت کی نیت کرے اور امام مسافر ہو مقتدی متیم ہو متیم پر چار رکعت اپنی ہی فرض چار کی نیت کرے گا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دور رکعت بعد میں پڑھے۔ مگر یہ اس وقت مقتدی ہی کے حکم کا۔ اس لیے امام اس کو مثل لائق کے شمار کیا جائے گا۔ اس لیے اپنی ان دور رکعتوں میں قرأت پالی کرے بقدر قرأت کے خاموش کھڑا اور کھڑے ہو کر دوبارہ کرے۔ بہت لوگ اس مسئلہ کی نیت

پہنچا رہے ہیں۔

۴۔ عورتوں کے لیے ایک پیش ہونے کی وجہ سے ناپسند ہے۔ جہنمی اصل چیز ہے۔ اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت ہونے کی وجہ سے گناہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی نعمت سے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں ان عورتوں پر چھ مردوں کی مشابہت کریں۔

اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس پاشن میں کچھ حسیت بھی ہے۔ ہر رنگ ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کے پیچھے باقی نہیں جاسکتا۔ مگر یہ مسیح ہے اور بتائے دواؤں نے یہ مسیح بتایا ہے تو پانی نہ پیچھے کی وجہ سے نہ غسل جیسے ہوگا نہ وضو جیسے ہوگا سب نمازیں غارت ہوں گی۔ یہ خفیت نقص نہیں جب اللہ تعالیٰ نے باطلوں کا دھونا فرض فرمایا ہے ہر چیز کا دھونا فرض ہے ذرہ برابر اس کے برابری ہوگا۔

۵۔ جس کپڑے میں بال یا ہم نظر آتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کے غماز نہ ہوگا اور ناہم کے سامنے اس کے استعمال سے گناہ ہوگا حضور کا ارشاد ہے کہ جس کپڑے پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔ یہ ایسی ہی عورتوں کے لیے ارشاد ہے۔ بال اس گھر کے اندر جان کوئی نہیں

مرد نہ آتا ہر اسیا وہ پڑاؤ کوئی نہیں حرج نہیں گناہ نہیں

محمد شفیع عمر الدین
(سائیکس)

دین حق کی مخالفت ڈرو!

جَاءَ نَحْنُ رَسُولُهُ بِالنَّبِيِّتِ فَوَجَّهُوا بِمَاعَدِلُهُمْ
مِنَ الْعِلْمِ رَحَاقَ بَعْضِ مَا كَانُوا سَاءَ
يَسْتَفْهِمُونَ هُوَ قَالُوا رَأَوْا سَنًا قَالُوا أَمَّا بِنَا
وَحَدَّثَ لَهُمْ مَعْنَى مَا كَانُوا يَسْتَفْهِمُونَ
يَا كَيْفَ يَسْتَفْهِمُونَ إِنَّمَا كَانُوا سَاءَ سَنًا
اللَّهُ أَعْلَمُ فَكُلَّ شَيْءٍ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ
فَهَذَا لَكَ الْكَفَرُونَ (المومن آیت ۸۲-۸۵)

ترجمہ: پس کیا انہوں نے ملک میں چل
پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گئے وہ ان سے زیادہ گمراہ اور
نشانیں میں (جہاں) جو کہ زمین پر چھوڑ
گئے ہیں بڑے ہوئے تھے۔ پس ان کے
نہ کام آیا جو کچھ وہ کما تھے۔ پس
جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی
دلیلیں لائے تو وہ اپنے علم و دانش
پر اترانے لگے وہ ان پر اللہ پڑا۔

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے
دیکھا تو کہنے لگے ہم اللہ پر ایمان لائے
جو ایک ہے اور ہم نے ان چیزوں کا
انکار کیا جنہیں ہم اس کا شریک مانتے
تھے پس انہیں ان کے ایمان کے نتیجہ
واجب عذاب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا
یہ سنت الہی ہے جو اس کے بندوں
میں گزر چکی ہے۔ اور اس وقت کافر
خسارہ میں رہ گئے۔

لہذا

ہمیں سابقہ برباد شدہ اقوام کے حالات سے
محبت بکونی چاہیے۔ انہیں مادی ترقیات کے علم
کا کھنڈر تھا اور اس زعم میں انہوں نے حضرات
ایثار علیہم السلام کی تعلیم کی پروا نہ کی مگر جب
ان پر عذاب الہی آیا تو نہ مادی ترقی کا علم کام
آیا نہ ہی ان کی طاقت، مال و دولت اور افراد
کی کثرت عذاب سے بچا سکی۔

اب

ہمیں چاہیے کہ عذاب الہی سے ڈر کر احکام
اللہ اور احکام الرسول کو حکم کریں اور ان سے
اعراض کر کے سابقہ اقوام کی طرح اپنے ہاتھوں
سے اپنی بربادی نہ کریں۔ لیکن جو محرموں سے سزا
ملی نہیں سکتی۔

فَكُلُّ مَنْ حَادَّ لِسَانَهُ لِلَّهِ يُدْخِلْهُ اللَّهُ فِي
مَنْحَرٍ مَّرْجُومٍ (فاطر آیت ۶۳)

ترجمہ: پس تو اللہ کے قانون میں کوئی
تبدیلی نہیں پاسے گا اور تو اللہ کے

ترجمہ: وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب
کی نشانیں کا اور اس کے درجہ جات
کا انکار کیا ہے۔ پھر ان کے اعمال خالص
ہو گئے سو ہم ان کے لیے قیامت کے دن
کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ یہ وزن ان
کی جہنم سے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا
اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا
مناقض بنایا تھا۔

حاصل

کافر کی حسرت، مردہ ہیں۔ اُس ابدی زندگی میں
کسی کام کی نہیں۔ اب محض کفریات و سیئات رہ
گیں۔ سو ایک پلہ کیا گئے۔ تو ان کو موازنے کے
لیے تھا۔ موازنہ متقابل چیزوں میں ہوتا ہے۔ یہاں
سیئات کے بالمقابل حسنت کا وجود ہی نہیں
پھر تو ملنے کا کیا مطلب۔

(ذالک) جو ششما کرتے تھے اب اس کا
مرہ چھوڑ (حضرت مولانا عثمانی)

(۲) وَلَقَدْ اسْتَفْهِمُوا رَسُولُ اللَّهِ فَمِنْ قَبْلِهِ
فَخَافَ بِالْبَلَاءِ بَيْنَ سَعْدٍ وَمِنْهُمَا مَكَانُ الْوَلَدِ
يَسْتَفْهِمُونَ هُوَ (الانبیاء آیت ۸۱)

ترجمہ: اور پھر اس سے پہلے بھی رسولوں کے
ساتھ ششما کیا گیا ہے۔ پھر جس عذاب کی
بابت وہ ہنسی کیا کرتے ان ششما کرنے
والوں پر وہی آ پڑا۔

نتیجہ
”تباہ شدہ قوموں کے کھنڈر جا کر دیکھو اور ان
کے حالات سوز و گداز الہی اللہ دینے والوں
کی تخریب کے باعث کس طرح عذاب میں مبتلا
کیے گئے۔“

حضرت مولانا شفیع الحق رحمہ علیہ درس برہ العزیز۔
(۳) كَذَّبَ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَقَالَ هُوَ الْأَوَّلُ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (الانعام آیت ۱۱)

ترجمہ: کہ وہ ملک میں سیر کر دیکھو
مٹلائے والوں کا کیا انجام ہوا۔
(۴) أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ
مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا
أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَكُلُّهَا

اسلام سچا دین ہے۔
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَا يَكْفُرُ الْشِّرْكُ أَتَىٰ (۳۲)

ترجمہ: اس نے اپنے رسول کو ہدایت
اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ
اسے سب دینوں پر غالب کرے۔ اور
اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

(ادراج رہے یہی عمل، عالمگیر اور ابدی دین
ہے۔)

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
(المائدہ آیت ۳)

ترجمہ: آج ہی تمہارے لیے تمہارا دین پورا
کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا
کر دیا۔ اور میں نے تمہارے واسطے
اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے۔

(نیز اسلام کے سوا اور کوئی دین اللہ
تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔)

وَمَنْ يَتَّبِعْ عَذَابُ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ
يُغْنِيَ عَنْهُ اللَّهُ فِي عَذَابٍ ذُوَ الْعِزَّةِ الْغَيْرِ
(آل عمران آیت ۸۵)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے سوا اور
کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز
قبل نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں
نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

”یعنی، ثواب و بلائی میں سے قطعاً محروم ہوگا۔
اس سے شراب خوار کا ہوگا کہ کس المال
ہی کھو بیٹھا۔ حق تعالیٰ نے جس میں غفلت پر پیدا
کیا تھا اپنے سوء اختیار اور غلط کاری سے اسے
تباہ کر ڈالا۔“

(حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی)

کفار کا تباہ کن رویہ اور دین برحق سے

دوری

(۱) أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
وَرُسُلِهِمْ فَحَبَّلَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ كُلَّافٍ
لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَأَاهُ ذَا بَعْدَ جَزَائِهِمْ
جَهَنَّمَ مِمَّا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا لَهَا بَنِينَ
كَثِيرًا (المکہ آیت ۱۵-۱۶)

تافوں میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔
حضرت مولانا مکی فرماتے ہیں۔۔۔
..... اللہ کا ہر دستور مجوں کی نسبت
منزاد دینے کا راہ ہے نہ وہ بدلتے والا ہے کہ بجائے
مترک کے ایسے مجوں پر انعام و اکرام ہونے لگے اور
نہ ٹٹنے والا کہ مجرم سے منراشی کو بغیر عزم کو دے
دی جائے۔

غلاب الہی سے ڈرو

(۱) اَلَا قَدْ مَرَّ بِمَا يَنْتَظِرُونَ كَيْفَ سَافِرُونَ
مَعْلُومٌ وَكَفَىٰ بِعَذَابِهِمْ مَا كَانُوا يَسْتَعْجِلُونَ
كَيْفَ يَنْتَظِرُونَ (ہود - آیت ۸۰)

ترجمہ: جزا در اس دن ان پر عذاب آگیا
ان سے نہ چھپا جائے گا اور ان سے وہ
چیز گھرے گی جس پر منتظر کرتے تھے۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی رضا اللہ
علیہ فرماتے ہیں: کیا وجود ان کی سرکشی اور بغاوت
کے اگر چند روز کے لیے انہیں غلاب سے محنت
مل جائے تو تعجب کریں گے کہ اگر اسلام سچا
ہے تو قیاس ان کی مخالفت پر گرفت کیوں نہیں ہوتی
یاد رکھیں جب غلاب الہی آئے گا تو پیش نہ پائے گا
(۲) حُلَّ يَنْتَظِرُونَ اَلَا اَنْتَ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اَوْ
يَاۤتِيكَ الْمُرْسَلُونَ كَذَّبَ اُولَٰئِكَ فَفُتِنَ مِنْهُمْ قُلُوبُهُمْ
وَمَا يَخْلَعُ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ مِنْ شَاۡءٍ اَلَا اَنْتَ تَعْلَمُ سِرَّهُمْ
فَاَصَابَهُمْ يَسَاسَاتٌ مَّا عَمِلُوْا وَكَفَىٰ بِعَذَابِهِمْ مَا كَانُوْا
يَسْتَعْجِلُونَ (نحل آیت ۳۲-۳۳)

ترجمہ: کیا اب اس کے منتظر ہیں کہ ان
پر فرشتے آدمی یا جبرے رب کا حکم آئے
اسی طرح سے ان سے پہلوں سے بھی کیا
تھا اور اللہ نے ان پر عذاب نہیں کیا کیونکہ
وہ اپنے نفسوں پر غلبہ کرتے تھے۔ پھر
انہیں ان کے بد اعمالی کے نتیجے مل کر رہے
اور جس کی وہ ہمتی اٹھایا کرتے تھے وہی
ان پر نازل ہوا۔

(ماہیت حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب
عثمانی رحمۃ اللہ علیہ)

”جنت کی خوبیاں اور اس کا تقویٰ و امتیاز بیان
کرنے کے بعد اسی فافوں کو تنبیہ کی جاتی ہے جو محض
دنیوی مسائل پر مست ہو کر آخرت کو غماز سمجھتے ہیں۔
اور اپنا انجام سمجھانے کی کوئی فکر نہیں کرتے۔ یعنی
کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ جس وقت فرشتے جاب
کھائے آجائیں گے یا خدا کے حکم کے موافق قیامت قائم
ہو جائے گی۔ یا مجرموں کو دنیا و دہر کا حکم پہنچ جائے گا۔
اور جہنم سے پہلے گئے گا۔ تب ان کا ایمان لا کر اپنی حالت
درست کریں گے۔ حالانکہ اُس وقت ایمان یا قیوم اور
جبروت کے ہر اثر سے محفوظ تو اس کی ہے کہ سرت
سے پہلے بعد الموت کی تیاری کی جائے اور عذاب آنے

سے چھتر بجائے کی تدبیر کو میں۔
(ذکر الایات) یعنی اگلے ماحول میں اسی طرح جزا
و عذاب کے لئے ہیں پڑے رہے تھے۔ باطل پرستی
کے عادی ہو گئے۔ قیوم کے وقت قیوم نہ کی۔ آخر تک
انبیاء کی تلمیذ پر دے رہے اور ان کی باتوں کی ہمتی
بڑھاتے رہے۔ آخر جو کیا تھا سب کیا آیا اور غلاب الہی
و غیرہ کی جن چیزوں سے منتظر کیا کرتے تھے۔ وہ انہیں
سے دیکھ لیں۔ ان کا استعزاء و استغناء نہیں پراٹ چڑا
جساک کہ ان پچانے کی کوئی سبیل نہ رہی اپنی ہی باتوں
کا تمنا کر جھٹکتا پڑا جو بڑیا سو کاٹا۔ خدا کو ان سے
کوئی پیر نہ تھا۔ نہ اس کے یہاں غلبہ و ہمتی کا امکان
ہے۔ ان لوگوں نے اپنے پاؤں پر خود گھما رہی ماری۔
کسی کا کیا گڑا انہیں کا نقصان ہوا۔“

(۳) وَكَذَٰلِكَ يَلْقَیْهِمْ مَخْلُكٌ مَّا فِی الْاَرْضِ یَجْعَلُ
وَعِیْلَهُمْ مِّنْهُ لَآ اَفْئِدَۃَ وَاَبْصَٰرٌ مِنْ سِوَا الْعَذَابِ
یَعْمَلُ الْفِتْنَةَ وَیَذَرُ الْفَاسِقِیْنَ اَللّٰهُ یَسْخَرُ لِكُلِّ فِیْهِمْ
یَحْشِبُوْنَہٗ وَیَذَرُ الْفَاسِقِیْنَ مَآ كَسَبُوْا وَ
كَفَىٰ بِعَذَابِهِمْ مَا كَانُوْا یَسْتَعْجِلُونَ

(نور آیت ۴۴-۴۸)

ترجمہ: اگر ان لوگوں کے پاس جو کچھ زمین میں
ہے سب اور اسی قدر اس کے ساتھ اور
بھی ہو تو قیامت کے پڑے غلاب کے عادی
میں دے کر چھڑا جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ
کی طرف سے انہیں وہ پیش آئے گا کہ
جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔ اور بڑے کاموں
کی بڑائی ان پر ظاہر ہو جائے گی۔ اور ان
کو وہ غلاب کہ جس پر ہمتی کیا کرتے تھے۔
پڑا لے گا۔

قوم فرعون

حجرت کے لیے فرعون اور اس کی قوم کے واقعہ
پر خود کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سرکاری حکومت عطا
فرمائی مگر اس سیاہ بخت نے ملک میں فساد پھیلایا
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی اور سرکشی میں
اتنا دور چلا گیا کہ رب الصلوات والارض کو بھی
بجول گیا۔ اور مادی طاقت اور حکومت کے نشے
میں لول اٹھا۔

اَنَّا وَصَّیْکُمْ بِالْاُخْلَی (الذہلیت آیت ۳۲)

ترجمہ: میں تمہارا سب سے برتر رہا ہوں۔

نتیجہ

یہ نکلا

وَكَفَىٰ بِالْاٰیٰتِ فِتْنَةً مِّنْهُ الْعَذَابِ

(المومن آیت ۴۵)

ترجمہ: اور خود فرعونوں پر سخت عذاب
آپڑا۔

دوبارہ میں قیم حیات دہر مرے اور مرگ کے

بلد یہ حال ہے۔

اَلَا تَرٰ یُحْضَرُونَ عَلَیْکُمْ شَاۡءٌ وَّحْشِیٌّ

(المومن آیت ۴۶)

ترجمہ: وہ صبح و شام آگ کے ساتھ
لانے جاتے ہیں۔

”یعنی قبر میں روزانہ آگم پر صبح و شام پیش
کیے جاتے ہیں کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے۔“

(حضرت شیخ التفسیر)

اور قیامت کے دن دوزخ ان کو ٹھکانا ہوگا۔
وَسِیْرَ کَثُوْرَ الشَّاعِیْ اَخْذَلُوْا اَلْمُفْرِیْقِیْنَ

اَشَدَّ الْعَذَابِ (المومن آیت ۴۶)

ترجمہ: اور جس دن قیامت قائم
ہوگی (ہم لوگوں) فرعونین کو سخت

عذاب میں لے جاؤ۔

فَاَعْبُدُوْا فِرَآءَیْکُمْ اَلْاَصْنَادَہٗ

بقیہ آداب نبوت ص ۵۵

جنگ اپنا دین میں مسلمانوں کی تعداد چالیس ہزار
اور یہودیوں کی لاشے ہزار تھیں۔ لیکن یہودیوں اسلام
نے نبیوں کی طرح کہتے ہوئے میدان جنگ فتح
کر لیا۔ اسی طرح جنگ خیبر جنگ انطاکیہ و دمشق
و تکیو وغیرہ لڑا مگر ان میں یہودیوں اسلام نے
ضمیمات کے وہ جوہر دکھائے کہ تارکین عالم
میں سورج کی طرح ان کے مبارک نام قیامت
لکھ دیں گے۔ جس ملک اور سلطنت پر حملہ
کرتے تھے اس کی کینٹھ ڈالتے تھے۔

خلاصہ

آخر تک کی محنت کے بعد مسلمانوں کی روز
افزوں ترجیوں نے دنیا پر روشن کر دیا کہ حضرت
سید کی پیشین گوئی کا مصداق ہم ہیں اور ہمارے
باپنا حضرت امیر مجتبیٰ علی اللہ علیہ وسلم تھے۔
بقیہ: مولانا مکی کے لکھنے والے آگے

سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے
لیے امام ولی اللہ دہلوی کا انکشاف کیا یہ وہ
کام معرفت ہے جو ہمارے لیے مسلمانوں کام
دے سکتی ہے۔ کاش ہم اس کام معرفت سے
کام لین سکیں۔ خدا تعالیٰ مولانا مسیحی کی مدد
مبارک کو اعلیٰ علیین میں بلند ترین مرتبہ عطا
فرمائے اور میں تو قیوم دے کہ ہم ان کے انکار کا
صحیح الدار میں مقابلہ کر کے ان سے فائدہ اٹھا
سکیں۔

سرخ نشان

چپے پر سرخ نشان آپ کے چشمہ پہنے کا نشان ہے

☆ بچوں کے لیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حافظ محمد سلیمان
ہندوستان
لاہور

انعام کرام

بارگاہِ خداوندی میں

میں جب بھی تیرے کرم کا خیال کرتا ہوں

ادائے شکر سے دل کو نہال کرتا ہوں

ہر ایک شے کو کیا جذب تیری ہستی میں

میں اپنی زیت کو پڑوں لازوال کرتا ہوں

بٹایا ہے ہر اک نقشب ماسوا دل سے

جہاں ہر نقش دولی پامال کرتا ہوں

روسلوک میں آتی ہیں منزلیں کیا کب

میں ممکنات سے شرح محال کرتا ہوں

نگاہِ شوق فقط تیکے آہستہ پہ حبس کی

ترے کرم سے امید دھال کرتا ہوں

نظامِ نو کی غلب یا حیات نو کا چلن

سرابِ جاہدہ منزلِ خیال کرتا ہوں

ترے غلاموں میں آتا شمار ہو میرا

گدائے در پوئل آدب سے سوال کرتا ہوں

ترے سوا کوئی حاجت روا نہیں میرا

ترے حضورِ فقط عرض حال کرتا ہوں

نگاہِ شیخ سے بل ہے کائنات نظر

خدا کے فضل سے کب کمال تو ہوں

اس مجلس کے سیکرٹری تھے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو اس پر عام بحث ہوتی اور سوال و جواب اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ حل کیا جاتا اور بعض اوقات ایک ایک مہینہ اس پر تحقیق کی جاتی اگر کوئی ممبر غیر حاضر ہوتا تو اس کی زائے دریافت کرنے کے بعد مسئلہ مذہب قرار پاتا۔ بعض فروعی اختلافات کے باوجود چاروں امام جن میں سے بعض ایک دوسرے کے جعفر بھی تھے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ ایک دوسرے کے جعفر اور دوست تھے، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ بھی ایک دوسرے کے دلی خیر طلب تھے ان کا اختلاف برائے مخالفت نہ تھا، کاشم بھی اس دور میں فروعی اختلافات کو چھوڑ دیں اور پھر سے اصولی طور پر متفق ہو کر دین کی خدمت کو سلکس! آمین! امام احمد امام شافعی کے شاگرد تھے۔ حضرت داری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کو دیکھا کہ مسجد نبویؐ میں عثمانؓ کے نماز کے بعد بھی مسجد پر بیٹھ جھک بکھرتے رہے مگر کیا مجال ہو مانتے پر کی آئے۔ نہایت خندہ پیشانی سے بحث جاری رہی اور دل میں ذرہ جھلکا بھی نہ آیا۔ یہ عقابِ جدید دیداری، نہ دنیا کی تفتا اور نہ زمین جاہ۔ بادشاہِ وقت نے قاضی کا عہدہ پیش کیا تو ٹھکرا دیا اور اس کی ناراضگی بول لے لی مگر کبھی کو خاطر میں نہ لائے اور ساری عمر دین کا کام محض دین کے لیے کرتے رہے۔ دنیاوی ضروریات کے لیے تجارت کرتے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی برکت عطا فرمائی۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام بن حنبلؒ ہر دو آئینہ کو خلفائے وقت نے قید و بند میں بھی رکھا مگر آپس میں ان کی کب محبت تھی۔ ان کا اختلاف برائے مخالفت نہ ہوتا۔ کاش کہ اس دور کے علماء اور صرفیہ عظام بھی فروعی اختلافات کے باوجود تہ دل سے ایک دوسرے کی عزت کریں۔ میرے خیال میں یہ دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی رائے میں ان کا اختلاف ہے لیکن ان کا اختلاف برائے حقیقت تھا اور ہم نے یہ اختلاف برائے مخالفت اپنا لیا ہے۔ ذیل کے واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں ائمہ کرام کے تعلقات آپس میں کتنے دھاند اور مخلصانہ تھے۔ امام شافعیؒ مصر میں ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ مدینہ میں، امام شافعیؒ کو خواب آتا ہے۔ آپ نے وہ خواب بکھ کر بیچ بن مسلمان کے ہاتھ امام احمدؒ کی خدمت میں بھیجا۔ بیچ نے جا کر خط دیا تو امام احمد خط پڑھ کر بیچ پر آپ ہو گئے۔ قاعدہ نے عرض کی "تیرے لیے؟" امام صاحب نے فرمایا کہ یہ خوشی کے آئینہ ہیں۔ امام شافعیؒ نے رسولی پاک کا سلام دیا امام احمدؒ فرمایا ہے "مائل پاک نے انھیں خواب میں اپنی یاد کرائی ہے اور فرمایا ہے کہ امام احمدؒ کو میرے سلام کے بعد تبادلو کر تم پر نہایت آزمائش کا وقت آئے والا ہے۔ حکومت آپ کو جبر کرے گی کہ خلقِ قرآن کا عقیدہ تسلیم کر لو مگر آپ نہ مانا اللہ تمہارا نام اور علمِ تقاضاتِ رشتہ رکھے گا، یہ سن کر بیچ نے آپ کو مبارک باد دی۔

امام احمدؒ نے بیچ کو ایک کتہ بھی بطور انعام دیا۔ جب بیچ کتہ لے کر واپس مصر آیا تو امام شافعیؒ نے دریافت فرمایا کہ کیا انعام ہے؟ بیچ نے جواب دیا کہ کتہ، امام شافعیؒ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں کتہ تمہیں بے سکتا، الفت اسے پانی میں جھگو کہ اس کا پچھڑ بغیر تیرک ضرور مجھے دے دو۔ اَللّٰہُ، اَللّٰہُ! اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے کتے قریب تھے اور دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کا کتنا احترام تھا، اس وقت ہر فرقے کے علماء کرام کا یہی عمل تھا، کاش کہ علماء دین آج بھی اسی پرچل کر دین کی صحیح خدمت کریں۔ حضرت شیخِ انصاریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے ملک پر چلتے تھے اور باقی تمام ائمہ دین کا احترام بھی برابر کیا کرتے تھے۔ ان بزرگوں کا اختلاف برائے مخالفت نہیں بلکہ رائے وحدت ہوتا اور وہ اس اختلاف کو کبھی دلی میں جگہ نہ دیتے۔ ان کا اختلاف اس حد تک ہوتا۔ جہاں تک رسولی پاک نے اسے رحمت کہا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے ہاں گھر میں ایک علی علیہ جس جس کے چائیں ممبرتہ وہ صلب کے سب ممبرتہ اور فقیہ تھے۔ امام شافعیؒ

میرزا نادر محمد دوست
شیخ الاسلام سائبر رحمت
ان سے روشن خیالات کا کھانا
نائل ہے۔ یہ بھی دوسرے شخصیت
۱۳۸۶ھ

قطعہ تسلیم
برو مال
شیخ الاسلام صاحب عبدالقادر
رائے پور دی تہذیب

سوانح حیات حضرت مولانا احمد علی کی تدوین و اشاعت

تفسیر قرآن حکیم و تدریس حدیث و فقہ میں شیخ التفسیر حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پایہ بہت بلند ہے۔ آپ نہ صرف عالم دینی تھے بلکہ زہد و تقویٰ کے لحاظ سے اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ حضرت کی ساری زندگی قرآن و سنت کے درس میں گزری۔ آپ نے اعلیٰ کلمۃ الحق کے لیے اپنا ہر سانس وقف کر دیا تھا۔ آپ علم بھر شرک و بدعت، کفر و الحاد اور رسوم و قبیحہ کے خلاف مصروف جہاد رہے۔ ہزاروں گم کردہ راہ پر تھکے لوگ جو شاہراہ اسلام کا تسخیر اڑاتے تھے، آپ کی بصیرت و افر و تقریر و تحریر سے متاثر ہو کر راہ راست پر آگئے اور آپ سچے مسلمان کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ یہ کارنامہ ہر لحاظ سے حیرت انگیز ہے۔

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اللَّهُ وَقَالَ الرَّسُولُ کی صحبت جاگتی تفسیر تھے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، غرضیکہ ہر عمل اور ہر قول محض رضائے الہی و خوشنودی رسولِ برحق کے لیے تھا۔ آپ کے اقوال و اعمال ملت اسلامیہ کے لیے ناقیامت مثل راہ ہدایت کا کام دیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ہر قول طالبانِ حق کے لیے محفوظ کر لیا جائے۔

حضرت کے حقیقت مند بین کہ خوش ہوں گے کہ پاکستان کے مشہور ادارہ طباعت و اشاعت "فیروز سنٹر" نے اس مایہ ناز دینی رہنما کے سوانح حیات پر مشتمل ایک مبسوط و مستند کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس گراں قدر کام کے لیے حضرت مولانا سے قریبی تعلق رکھنے والے ایک اہل قلم کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ اس عظیم القدر شخصیت کی حیات پر قلم اٹھانا اور اس کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا کسی فرد واحد کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ سوانح حیات اسی صورت میں جامع و مانع ہو سکتی ہے۔ جب کہ وہ تمام علماء کرام اور صوفیاء عظام جنہوں نے کسی نہ کسی صورت میں حضرت سے فیضِ روحانی حاصل کیا ہے اور انھیں مولانا کی صحبت میں بیٹھنے، ارشادِ گرامی سننے اور انھیں قریب سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے مولانا کی زندگی کے متعلق وہ تمام حالات و واقعات جن کا انھیں علم ہو ارسال کر کے اس کار خیر میں مصتف سے تعاون کریں۔

حضرت مولانا کے ذاتی خطوط بھی علم و عرفان کا سرچشمہ ہوتے تھے۔ آپ کی سوانح میں آپ کے وہ تمام خطوط بھی شامل کیے جائیں گے جو آپ نے اپنے احباب، تلامذہ، مریدوں اور متخفوں کو تحریر فرمائے تھے۔ اگر کسی صاحب کے پاس حضرت مولانا کے کوئی مکتوب گرامی محفوظ ہو تو براہ کرم ہمیں ارسال فرمادیں۔ انشاء اللہ استفادہ کے بعد بشکرِ بڑا واپس کر دیا جائے گا۔

عبد اللہ انور
امید الرحمن خدام الدین
شیخ الفوالہ دروازہ لاہور

(ذرا سہولت کے لیے مولانا کے سوانح حیات کی تصانیف کو مولانا کے سوانح حیات کے نام سے شائع کیا جائے گا)